

کوئی جرم سرزد نہیں ہوا تھا، لیکن صدر بٹش اور صدر مشرف کو کروسیڈوار کے لئے ایندھن کی ضرورت تھی اور قبائلی عوام اپنے محل وقوع اپنی شاندار اسلامی و پختون روایات کی بدولت اس کے لئے بہترین ایندھن ثابت ہو رہے تھے اسی لئے انہیں آزمایا گیا۔ جس طرح القاعدہ کے خلاف جاری نام و نہاد جنگ میں مسلمانوں کو بیدردی کے ساتھ تہ تیغ کیا جا رہا ہے اس کی مثالیں تاریخ میں مشکل سے ملیں گی۔ پہلے طالبان افغانستان کو جھوٹے الزامات کے نتیجے میں تباہ کیا گیا پھر پاکستان کے دینی مدارس اور جہادی تنظیموں کے خلاف کارروائیاں کی گئیں اب معصوم قبائل پر فوج کشی کی جا رہی ہے، معلوم نہیں کہ یہ سیلاب بلا کس کس غریب کا گھر بہا کر لے جائے گا؟

علماء، مجاہدین، سائنسدان، دینی مدارس اور اسلام سے گہری وابستگی رکھنے والے افراد اور ادارے تو پہلے ہی سے اس کی زد میں ہیں۔ اور اب تو افواج پاکستان میں بھی کئی سینٹر افسروں کو پکڑ کر پابند سلاسل کر دیا گیا ہے۔ اس مفروضے کی بناء پر کہ یہ لوگ بھی امریکہ اور اس کے گماشتوں کے لئے مستقبل میں خطرہ بن سکتے ہیں۔ دوسری جانب پوری امت مسلمہ اس صورتحال پر گنگ تماشائی کھڑی ہے، ہر طرف موت کا سا سناٹا ہے، مایوسی اور قنوطیت کی زہریلی گھٹائیں ہر سو چھائی ہیں، عالم اسلام کی نام و نہاد قیادت امریکی سرکار کے فوج کے پیادے بن کر ان کی مہار کھینچ رہے ہیں۔ اور ”دہشت گردی“ کے خلاف جاری جنگ میں دل و جان سے شرکت کر کے ”ثواب دارین“ حاصل کر رہے ہیں۔ پاکستان سمیت ہر اسلامی ملک کا حکمران زیادہ سے زیادہ غداری اور غلامی کی دوڑ میں لگا ہوا ہے۔ تاکہ وہ شاہ کا زیادہ سے زیادہ وفادار اور نمک خوار اپنے آپ کو ثابت کرے۔ اسی قرب اور غلامی کے نشہ میں ہمارے حکمرانوں میں اترانے کی ایک نئی خُو پیدا ہو گئی ہے اور وہ عصر حاضر کے نئے فرعون و نمرود بن کر اپنے ہی ملک کے باسیوں کو زندہ جلا رہے ہیں۔ وزیرستان کے عوام پر تازہ ہوائی اور زمینی حملے اسی شرمناک کڑی کا ایک سلسلہ ہیں۔ دشمن اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب ہو گیا ہے۔ اور اس نے بڑی ہوشیاری سے قبائل اور فوج کو لڑا دیا ہے، اب ہر گھر سے فوج پر فائر ہو رہے ہیں کیونکہ انہیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ ان کے آگن میں یہ آگ امریکہ کو خوش کرنے کے لئے لگائی جا رہی ہے اور ان کے قبائلی جوانوں کو صرف اسی لئے مارا جا رہا ہے کہ حکمران امریکہ کو اپنی وفاداری کا پکا ثبوت فراہم کریں۔

دوسری جانب وزیرستان کے مسئلے پر مذہبی جماعتوں اور خصوصاً مجلس عمل کا کردار اور اس کی پراسرار مصلحت آمیز خاموشی نے اور بھی غم، دکھ اور مایوسی کو بڑھا دیا ہے۔ کیونکہ اس کی ساری تنگ و دو اپنی ڈیڑھ صوبے کی حکومت کی حفاظت میں ہے۔ وہ دن رات اسی غم میں پگھلے جا رہے ہیں کہ ترقیاتی منصوبے اور ہمارے ”اہداف“ کہیں درمیان میں تشنہ نہ رہ جائیں؟ اس سے قبل ان کی ساری سیاسی جدوجہد اور وقت کا ضیاع ایل ایف او کے مسئلے پر صرف ہوا، پھر اچانک جادو کی چھڑی کی بدولت یا چمک کی کرامت کے طفیل ایل ایف او کے معاہدے کے نتیجے میں سترھویں ترمیم کی

صورت میں صدر مشرف کو مزید پانچ سال کے لئے طاقت و قوت فراہم کی گئی اور ان کے تمام سابقہ پانچ سالہ غیر آئینی اور غیر اسلامی اقدامات کو آئین پاکستان کا حصہ بنایا گیا اور اس کے علاوہ انہیں ہر طرح کی آئینی سہولیات اور سند جواز بھی فراہم کی گئی اور اپنے طور پر مجلس والوں نے عوام کو یقین دلایا کہ ہم نے سترھویں ترمیم کے ذریعے بڑا ”معرکہ“ سر کر دیا ہے حالانکہ اسی وقت ہم سب نے اور باشعور حلقوں نے یہ شور مچایا کہ یہ معاہدہ آئینی لحاظ سے نہایت کمزور ہے اور اس میں سقم ہے۔ پھر اس میں یہ گنجائش رکھی گئی ہے کہ پارلیمنٹ سادہ اکثریت سے اس میں نئی آئین سازی کر سکتی ہے لیکن خوشی اور کامیابی کے نعمات کی لئے میں اسے درخور اعتنا نہ سمجھا گیا یا شاید دیدہ و دانستہ اس میں قانونی سقم چھوڑا گیا تاکہ فرینڈلی اپوزیشن کا کردار بھی باقی رہے اور دوستانہ ماحول بھی دیر تک جاری و ساری رہے۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ اس معاہدے میں ’دین‘ اور مجلس والوں کا ’بول بالا‘ ہوگا۔ اب سمجھ نہیں آتی کہ دوبارہ وردی کے مسئلے پر شور و غل کیوں بپا کیا جا رہا ہے؟ حالانکہ اس گناہ میں یہ برابر کے شریک ہیں۔

آج صدر مشرف جو کچھ وزیرستان اور ملک بھر کے دینی مدارس کے ساتھ کر رہا ہے متحدہ مجلس عمل اس جرم سے بری الذمہ نہیں ہو سکتی۔ اس معاہدے پر جن علماء اور لیڈروں نے دستخط کئے وہ قبائل پاکستانی قوم اور اللہ کے سامنے جواب دہ ہیں۔ اور معصوم قبائلی شہداء یہی روز محشر کہیں گے کہ

لاؤ تو قتل نامہ میرا میں بھی دیکھ لوں کس کس کی مہر ہے سرِ محضر گلی ہوئی

اب اس قیامت صغریٰ کے موقع پر بھی نہ سرحد حکومت نے وفاق سے کچھ سنجیدہ احتجاج کیا اور نہ ہی اس نے متاثرین کے لئے کوئی مالی امداد فراہم کی اور نہ ہی مجلس عمل کے احتجاجی ملین مارچ کسی جگہ نظر آئے۔ اب ان کی ساری تنگ و دو وردی اتارنے پر لگی ہوئی ہے۔ اسلامی نظام کی عملی تنفیذ اور عوام کو ریلیف دینے اور قومی اسمبلی میں اسلامی قوانین کے لئے آئین سازی اور قبائلی عوام کی مدد کی بجائے ان لوگوں نے اب دوسرے موضوع کو اپنے زندہ رہنے کے لئے منتخب کر لیا ہے۔ لیکن پیپلز پارٹی، مسلم لیگ (ن)، اے آر ڈی اور دیگر جماعتوں نے مجلس عمل سے صاف کہہ دیا ہے کہ یہ سب کیا دھرا تم لوگوں کا ہے تم لوگوں نے ہی ہمیں دغا دیا اور مشرف سے ایگریمنٹ کر لیا۔ اس لئے بقول سابق وزیراعظم کہ متحدہ مجلس عمل ہماری ”فرینڈلی“ اپوزیشن ہے۔ اب اگر مجلس عمل میں دم خُم ہے تو وہ اپنی حکومتوں کی قربانی دے کر وردی کے خلاف عملی تحریک چلا کر دکھائے۔ لیکن تجزیہ نگار پیش گوئیاں کر رہے ہیں کہ فی الحال یہ لوگ نہ تحریک چلائیں گے اور نہ ہی عملی طور پر استعفیٰ دیں گے کیونکہ یہ اپنی ڈیڑھ صوبے کی حکومت کو کسی صورت بھی ضائع نہیں ہونے دیں گے۔ اسی طرح وزیرستان کے عوام پر بھی یہ بات عیاں ہو گئی کہ جن کے ساتھ وہ زندگی بھر سیاسی طور پر

شریک سفر رہے جب ان پر بُرا وقت آیا تو اپنے ہی رہنماؤں نے ان سے منہ موڑ لیا اور ان کے مجاہدوں اور سرفروشن خصوصاً کمانڈر نیک محمد شہید کے خلاف انہوں نے یہ فتوے دیئے کہ وہ ایجنسیوں کا آدمی ہے۔ شاید اسی لئے وہ شہید ہو گیا اور اس کے گھر بار اجاڑ دیئے گئے۔ اور جو لوگ ایجنسیوں کے آدمی نہیں تھے سچے ”مجاہد“ اور ”مخلص“ تھے ان کی

حکومتیں مراعات اور عہدے آج بھی بحال ہیں۔ دورنگی سیاست کے کیسے کیسے کرشمے ہمارے سامنے آ رہے ہیں۔ کبھی اسلام کے نام سے تو کبھی بحالی جمہوریت کے نام سے اور کبھی طالبان اور امریکہ کی مخالفت کے نام سے۔ آخر میں ہم موجودہ حکومت پر یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ خدا کفر کی حکومت کو تو برداشت کر سکتا ہے لیکن ظالم کی حکومت برداشت نہیں کر سکتا۔ آپ خود تو غلام ہیں اور مفادات کے اسیر ہیں لیکن پاکستانی قوم اور غیور قبائل کبھی بھی غلامی کی زنجیریں نہیں پہن سکتے۔ اگر آپ کا رویہ اسی طرح عوامی توقعات کے برخلاف جاری رہا تو پورا ملک دزیرستان کی طرح خانہ جنگی کی لپیٹ میں آ سکتا ہے۔ اب بھی وقت ہے کہ عقل کے ناخن لیجئے اور دزیرستان اور ملک بھر میں جاری قتل و غارت کی مہم بند کر دیں۔ اسی میں ملک و ملت اور آپ سب کی بھلائی ہے۔

بھارت کے نامور شاعر و ادیب جگن ناتھ آزاد کی جدائی

مفکر اسلام علامہ اقبالؒ کے انقلابی اور وجدانی شاعری نے یوں تو پوری دنیا کو اپنے روشن افکار کے ذریعے اپنا گرویدہ بنایا ہے لیکن خصوصیت کے ساتھ ایشیا کو تو آپ کی آفاقی شاعری نے جھنجھوڑ دیا تھا پھر پاکستان و ہندوستان کی سرزمین اور علمی و ادبی حلقے تو آپ کے ہمیشہ مرہون منت رہیں گے۔ آپ نے جہاں مسلمانوں کو خواب غفلت سے جگایا اور خودی آزادی کا سامان زیست فراہم کیا وہیں دیگر مذاہب کے ماننے والوں نے آپ کی عالمگیر سوچ اور آفاقی شاعری سے بہت کچھ حاصل کیا اور انہیں بھی نہایت متاثر کیا اور کئی نامور لوگ تو آپ کی زندگی بھر عقیدت مندی پر فخر کرتے رہے۔ انہی میں سے ہندوستان کے معروف شاعر و ادیب جگن ناتھ آزاد کا نام بھی سر پرست ہے جو گزشتہ چند روز قبل علمی و ادبی حلقوں کو سو گوار چھوڑ کر اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔

جگن ناتھ آزاد ہندوستان کا ایک بڑا نام تھا نظم و نثر اور علم و ادب کی مانگ آپ نے اپنے شاندار کارناموں سے بھر دی ہے۔ ہندوستان میں علامہ کا پیغام پہونچانا پاکستان بننے کے بعد خاصا مشکل تھا لیکن جگن ناتھ نے یہ کر دکھایا اور آپ نے اس سلسلے میں علامہ اقبالؒ پر اتنا زیادہ کام کیا کہ آپ علامہ اقبالؒ پر ایک اتھارٹی بن گئے۔ اور ہندوستان میں علامہ اقبالؒ کے کلام کی ترویج و اشاعت میں آپ کا بڑا عمل دخل ہے۔ آپ کے آفاقی پیغام کو عام کرنے میں آپ نے بڑی تنگ و دو کی اسی طرح اردو زبان کے ساتھ آپ کی محبت بھی قابل تعریف تھی۔ اور پھر مسلمانوں کے ساتھ آپ کی ہمدردیاں بھی قابل تحسین ہیں۔ آپ نے متعصب ہندوؤں کے درمیان رہ کر علامہ اقبالؒ اردو زبان اور مسلمانوں کیلئے بڑے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ ہندوستان کے مسلمان اور زبان اردو آپ کی جدائی سے اپنے ایک بہت ہی مشفق اور مہربان سر پرست سے محروم ہو گئے ہیں۔ جگن ناتھ کی عظمت کا اعتراف مسلمانوں اور علامہ اقبالؒ کے عقیدتمندوں اور علمی و ادبی حلقوں کو ہمیشہ رہے گا۔